ISSN : 2455-0248

ششماہی ریسرچ اور ریفریڈ جرنل

ادب و ثقافت

4

مارچ 2017

ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

Scanned with CamScanner

فہرست

عنوان	مصنف	صفحہ نمبر
شذرات	ایڈیٹر	6-10
1۔ بدھ کی زندگی (پالی صحائف سے ماخوذ جستہ جستہ حقائق پر مشتمل بیانیہ)	پروفیسر شمیم حنفی	11-24
2۔ لفظ ''میاں'' کی لسانی حیثیت اور تہذیبی معنویت	پروفیسر عبدالستار دلوی	25-38
3۔ اقبالؔ کے تاریخی وتہذیبی تصورات	پروفیسر اشرف رفیع	39-61
4۔ قصہ داستان گو کا	ڈاکٹر فیروز دہلوی	62-77
5۔ چار بیت (اردو کی حکائی روایت کا ثقافتی شعری سرمایہ)	پروفیسر شہپر رسول	78-85
6۔ ٹیڑھی لکیر کا بیانیہ: بالیکا لیلا کا مظہر	پروفیسر مولا بخش	86-114

Scanned with CamScanner

7۔ صوفیہ اور بھگتی تحریک کے ادبی اثرات: ایک کثیر لسانی مطالعہ	ڈاکٹر صفدر امام قادری	115-136
8۔ آل احمد سرور کے سفرنامے	ڈاکٹر امتیاز احمد	137-146
9۔ کرشن چندر کے ناولٹ: انفرادو امتیاز	ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی	147-161
10۔ پریم چند کے تعلیمی تصورات کی عصری معنویت	ڈاکٹر اقبال النساء	162-174
11۔ جموں وکشمیر میں ادبی ترجمے کی روایت	ڈاکٹر مشتاق قادری	175-206
12۔ منٹو کے افسانوں کا علامتی نظام	ڈاکٹر سید محمود کاظمی	207-230
13۔ ناول ''ایسی بلندی ایسی پستی'': کردار نگاری کے حوالے سے	ڈاکٹر فیروز عالم	231-246
14۔ جموں کشمیر میں اردو زبان وکلچر	ڈاکٹر عبدالغنی	247-260
15۔ اُردو فکشن کی عہد ساز ادیبہ: بانو قدسیہ	ابراہیم افسر	261-272

Scanned with CamScanner

فیروز عالم

ناول ''ایسی بلندی ایسی پستی'' کردار نگاری کے حوالے سے

عزیز احمد کا ناول ''ایسی بلندی ایسی پستی'' بیسویں صدی کے اوائل کے حیدر آباد کے جاگیردارانہ ماحول اور اعلیٰ طبقے کی زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔کوئی معاشرہ جب زوال پذیر ہوتا ہے تو اس میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔انسان حقائق سے آنکھیں چار کرنے کی بجائے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔باطن کے کھوکھلے پن کو چھپانے کے لیے وہ ظاہری چمک دمک اور دکھاوے کا سہارا لیتا ہے۔امارت کا مظاہرہ،کلب اور پارٹیوں میں وقت گزاری،سماجی تقریبات میں حد درجہ اسراف اور دکھاوا، ضیافتیں، حصول اقتدار کی کشمکش، سازش، معاشقے اور اخلاقی زوال ایسے معاشرے میں عام ہوجاتا ہے۔ایسے معاشرے میں عورت کی حیثیت محض جنس کی ہوکر رہ جاتی ہے۔بیسویں صدی کے اوائل میں حیدر آباد کے اعلیٰ طبقے کا ایک بڑا حصہ اسی صورت حال کا شکار تھا۔اس ناول میں اسی ماحول اور معاشرے کے مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔''ایسی بلندی ایسی پستی'' میں ناول نگار نے حیدر آبادی تہذیب کے خدوخال بڑی خوش اسلوبی سے ابھارے ہیں۔عزیز احمد کی زندگی کا ایک بڑا حصہ حیدر آباد میں گزرا تھا۔وہ حیدر آباد میں ہی پلے بڑھے اور تعلیم حاصل کی۔انھوں نے عثمانیہ یونیورسٹی میں درس وتدریس کے فرائض بھی انجام دیے۔وہ چار سال تک میر عثمان علی خاں کی بڑی بہو شہزادی دُرِ شہوار کے سکریٹری رہے۔انھیں وہاں کے اعلیٰ طبقے کی زندگی کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔یہی وجہ ہے کہ وہ اعلیٰ طبقے کی روزمرہ زندگی کی عکاسی میں کامیاب رہے ہیں۔درباری واقعات، امرا کی باہمی سازشیں، خاندانی رقابتیں، دوسروں پر اپنی بڑائی جتانا، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش، عیاشی، ہوس پرستی وغیرہ برائیاں

Scanned with CamScanner